سوال

(350) عقد سے پہلے ظہار اثر انداز نہیں ہوتا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی نے ایک عورت کو منگنی کا پیغام بھیجا مگر ابھی تک عقد نہیں کیا تھا اور پھر اس کے والد سے ناراضی کی وجہ سے یہ کہہ دیا کہ ''یہ عورت میری ماں اور میری بہن کی طرح حرام ہے'' پھر اس آدمی اور اس عورت کے والد کے درمیان صلح ہوگئی اور اس کی رضامندی سے مہر معین کے ساتھ عقد نکاح کر لیا' تو کیا شادی سے پہلے جو اس عورت کو حرام قرار دیا تھا اس کی وجہ سے اس پر کوئی چیز لازم ہوگی؟ اور اگر اس صورت میں کوئی کفارہ وغیرہ ہے تو اس کی کیا صورت ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس تحریم کا عقد نکاح پر کوئی اثر نہیں پڑیگا کیونکہ یہ نکاح سے پہلے واقع ہوئی ہے' اس سے ظہار کا کفارہ بھی لازم نہیں ہوگا کیونکہ یہ واقعہ اس عورت کے بیوی بننے سے پہلے کا ہے جبے اس نے اپنے اوپر حرام قرار دیا ہے' ہاں البتہ اس صورت میں قسم کا کفارہ لازم ہے' کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ‎87 وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنتُم بِهِ مُؤْمِنُونَ ‎88 لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَٰكِن يُؤَاخِذُكُم بِمَا عَقَّدتُّمُ الْأَيْمَانَ ۖ فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُونَ أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ ۖ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ۚ ذَٰلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ ۚ وَاحْفَظُوا أَيْمَانَكُمْ ‎89 ... سورة المائدة

''مومنو! جو پاکیزہ چیزیں اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ہیں ان کو حرام نہ کرو اور حد سے نہ بڑھو کہ اللہ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ اور جو حلال طیب روزی اللہ نے تم کو دی ہے اسے کھاؤ اور اللہ سے جس پر ایمان رکھتے ہوئے ڈرتے رہو۔ اللہ تمہاری بے ارادہ قسموں پر تم سے مواخذہ نہیں کریگا لیکن پختہ قسموں پر جن کےخلاف کرو گے مواخذہ کریگا تو اس کا کفارہ دس مکینوں کو اوسط درجے کا کھانا کھلانا ہے جو تم اپنے اہل و عیال کو کھلاتے ہو' یا ان کو کپڑے دینا' یا ایک غلام آزاد کرنا اور جس کو یہ میسر نہ ہو وہ تین روزے رکھے' یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے' جب تم قسم کھا لو اور اسے توڑ دو اور تم کو چاہئے کہ اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔''

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے :

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ ۖ تَبْتَغِي مَرْضَاتَ أَزْوَاجِكَ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ‎1 قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللَّهُ مَوْلَاكُمْ ۖ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ‎2 ... سورة التحريم

''اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم' جوچیزاللہ نے آپ کیلیئے حلال قرار دی ہے آپ اس کو حرام ٹھہراتے ہیں کیا آپ اس سے اپنی بیویوں کی خوشنودی چاہتے ہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کیلیئے تمہاری قسموں کا کفارہ مقرر کر دیا ہے اور اللہ ہی تمہارا کارساز ہے اور وہ دانا اور حکمت والا ہے''۔

لہٰذا جس شخص نے اس طرح حرام قرار دیا ہے اسے چاہیے کہ دس مسکینوں اور اوسط درجے کا کھانا کھلائے جو وہ اپنے اہل و عیال کو کھلاتا ہے اور وہ یہ کہ وہ آدمی ہر مسکین کو نصف صاع گندم یا کھجور یا چاول وغیرہ دے یا دس مسکینوں کو کپڑے دے یا ایک مسلمان غلام آزاد کر دے اور اگر یہ یسر نہ ہو تو مسلسل تین روزے رکھے۔

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الظہار: جلد 3 صفحہ 330

محدث فتویٰ